کر گئی عقل و خرد کو شاد خوب
تھی ہمارے دل کی بھی روداد خوب

وہ بہت آگے کی سوچوں میں تھے گم
جن کے آگے کی گئی فریاد خوب

تھک کے ہی دیتے نہ تھے دے کر ستم
آ رہے ہیں کچھ ستم گر یاد خوب

لب ہوئے مائل بہ مے آٹھوں پہر
سر پہ جب پڑنے لگی افتاد خوب

ناگہاں خوشیوں سے بھی مرتے ہیں لوگ
دیجئے مہرِ سخن کو داد خوب